حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے پوچھا گیا: ”کیا وجہ ہے کہ تہجد پڑھنے والوں کے چہرے دیگر لوگوں سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں؟“ فرمایا: ”چونکہ انہوں نے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے لئے تنہائی اختیار کی تو اس نے بھی انہیں اپنے نور میں سے ایک نورانی لباس پہنا دیا۔“ (احیاء العلوم)

تہجّد گزاروں کے واقعات





کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

تہجد گزاروں کے واقعات

کاوش:

سید کامران عطاری مدنی عفی عنہ

فیس بک لنک:

https://www.facebook.com/SyedKamran786

واٹس ایپ نمبر:

+923169168614

ٹیلی گرام گروپ لنک:

https://t.me/FiqhiMasail2526

انسٹا گرام اکاؤنٹ لنک:

www.instagram.com/iamkamranmadani

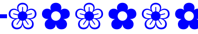
فیس بک گروپ لنک:

www.facebook.com/groups/syedkamran786

فہرست

پہلے اِسے پڑھ لیجئے:

انسان کی زندگی میں عبادت کیا اہمیت رکھتی ہے! یہ بات اس وقت تک ٹھیک ٹھیک سمجھ میں نہیں آسکتی جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ انسان کو کس لیے پیدا فرمایا گیا ہے؟ اگر ہم اپنے گردوپیش پر طائرانہ نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ یہ مٹیالی زمین، نیلگوں آسمان، لق ودق صحرا، سرسبز میدان، خوشنما باغات، لہلہاتے کھیت، مہکتے پھول، انواع اقسام کے پھل، بہتی نہریں، اُبلتے چشمے، چمکتے ستارے، خوبصورت مہتاب، روشن آفتاب، لاجواب معدنیات، مختلف جمادات اور بے شمار حیوانات انسان کے مستفید ہونے کے لئے ہیں یعنی یہ تمام اشیاء انسان کے لئے بنائی گئی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: "هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ لَكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا" وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔[(1)] (پ1، البقرۃ:29)
اب غور طلب بات یہ ہے کہ جب ساری کائنات تو انسان کے لیے تخلیق کی گئی



1 ...یعنی کانیں سبزے جانور دریا پہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی نفع کے لئے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت وقدرت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے مسئلہ کرخی وابو بکر رازی وغیرہ نے خلق لکم کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔(خزائن العرفان)

ہے، آخر انسان کو کس لیے پیدا فرمایا گیا ہے ؟ اس سوال کا جواب قرآن مجید کی اس آیت میں موجود ہے: ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ “ اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (پ27،الذّٰریٰت:56) اس آیتِ مقدسہ سے انسان کا مقصدِ تخلیق واضح ہو گیا کہ انسان کو رب کائنات جل جلالُہ نے اپنی عبادت و معرفت کے لیے بنایا، اس آیت میں تصریح ہے کہ انسانوں اور جِنّوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، لہٰذا اُن پر لازم ہے کہ جس مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اس کا اہتمام کریں اور زُہد و تقویٰ کے ذریعے دُنیوی لذّات سے کَنارہ کش ہو جائیں۔بے شک یہ فنا ہونے والا گھر ہے اسے بَقا نہیں، یہ منزل تک پہنچنے کی سواری ہے دائمی خوشیوں کا گھر نہیں، ختم ہو جانے والا راستہ ہے ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔دنیا میں رہنے والوں میں سے سمجھ دار وہ ہیں جو عبادت گزار ہیں اور لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہیں جو متقی و پرہیز گار ہیں۔جن لوگوں نے اس فرمانِ خداوندی پر اپنے سروں کو خم کیا اور احکامِ الٰہی بجالانے پر کمربستہ ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے خوش نصیبوں کو اپنی رِضا اور نجاتِ اُخروی کا مژدۂ جاں فزا عطا فرمایا، ارشاد ہوتا ہے: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔(پ5،النسآء:57)

اللہ پاک کی عبادت کرنا شریعت کو مطلوب ہے،اللہ پاک کی عبادت کرنا ہر بندۂ مومن پر حق ہے اور اللہ پاک کی عبادت کرنا انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے۔ اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے،اللہ پاک کی عبادت کرنا اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا طریقہ ہے، اللہ پاک کی عبادت کرنا دل میں محبتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔اللہ پاک کی عبادت کرنا شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ اللہ پاک کی عبادت کرنا قربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ اللہ پاک کی عبادت کرنا گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک کی عبادت کرنا ظاہر وباطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ اللہ پاک کی عبادت کرنا روح کی تازگی کا باعث ہے، اللہ پاک کی عبادت کرنا دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔

عبادت کی بنیادی طور پر چار اقسام ہیں۔(1)عبادتِ قلبیہ (2)عبادتِ لسانیہ (3)عبادتِ مالیہ (4)عبادتِ بدنیہ۔

نماز کا تعلق ان میں سے چوتھی قسم یعنی عبادتِ بدنیہ سے ہے۔ پھر نماز فرض، واجب، سنت اور نفل بھی ہوتی ہے۔ نماز چاہے فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو یا

نفل ہو، ہر حیثیت میں الگ مقام رکھتی ہے۔ فرض اور نفل نماز کی اہمیت کا اندازہ اس حدیثِ قدسی سے لگایئے کہ جس میں آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاك فرماتا ہے: کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی سے بڑھ کر کسی اور چیز سے میرا تقرب حاصل نہیں کرسکتا (فرائض کے بعد پھر وہ) نوافل سے مزید میرا قرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں اور میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو ضرور دوں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا۔ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، 4/248، حدیث:6502)

اس حدیثِ پاک میں فرض کے ساتھ ساتھ نفل کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ نمازِ تہجد بھی نفل نماز ہی ہے اور یہ وہ نماز ہے جس کی قرآن و حدیث میں بار بار ترغیب دلائی گئی اور اس کے بیشمار فضائل بیان کئے گئے، نہ صرف آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو شوق کے ساتھ پڑھتے تھے بلکہ صحابہ کرام اور دیگر بزرگانِ دین نے بھی اس کو اپنے معمولات میں شامل کئے رکھا۔ نمازِ تہجد کی اہمیت کے پیشِ نظر یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے جس میں قرآن و

حدیث میں بیان کی گئی نمازِ تہجد کی ترغیبات کے ساتھ ساتھ تہجد پڑھنے والے کئی بزرگانِ دین کے واقعات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

تہجد کے فضائل قرآن کی روشنی میں

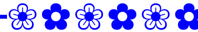
قرآن کریم کی کئی آیاتِ مبارکہ میں نمازِ تہجد کا تذکرہ ہے چند آیات پیشِ خدمت ہیں۔

(1)وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔[1]

نمازِ تہجد سرکارِ دوعالَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے جبکہ حضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی اُمت کے لئے یہ نماز سنت ہے۔[2]

(2)مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾



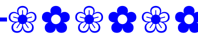
1 ...پ15، بنی اسرائیل: 79

2 ... خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: 79، 3/ 185-186، خزائن العرفان، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: 79، ص541، ملتقطاً۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے۔[1]

جب حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کے ساتھی ایمان لائے تو یہودی علماء نے جل کر کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ برے لوگ ہیں، اگر یہ برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے۔ اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی۔[2] اور بتا دیا گیا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی میں آنے والے ہی تو کام کے آدمی ہیں بقیہ کا حال تو انتہائی بدتر ہے۔ حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے کہ یہاں جن لوگوں کی تعریف کی گئی ہے اس سے علاقہ نجران کے 40 آدمی، حبشہ کے 32 آدمی اور روم کے 8 آدمی مراد ہیں جو دینِ عیسوی پر تھے،



1 ...پ4، آل عمران: 113، 114، 115

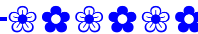
2 ...تفسیر قرطبی، اٰل عمران، تحت الآیۃ: 113، 2/136، الجزء الرابع

پھر حضور سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے۔[1]

مذکورہ آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد بہت اعلیٰ عبادت ہے کہ یہاں رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والوں کی بطورِ خاص تعریف کی گئی ہے، اس سے نمازِ عشاء و تہجد دونوں ہی مراد ہوسکتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کے ارکان میں سجدہ بہت افضل ہے کہ سجدے کا بھی بطورِ خاص تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کی عبادت، نماز اور تلاوت دن کی اِن عبادات سے افضل ہے کیونکہ جو دل کی یکسوئی رات میں مُیَسَّر ہوتی ہے، دن میں نصیب نہیں ہوتی۔

(3) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا
﴿٦٤﴾ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ
یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام اور وہ جو رات کاٹتے



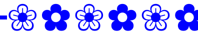
1 ...خازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ: 113، 1 / 290-291

ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غل (پھندا) ہے بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔[1]

(4)تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔[2]

(5)اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ



1 ...پ19، الفرقان: 63 تا 67

2 ...پ21، السجدۃ: 16،17

اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے کیا وہ نافرمانوں جیسا ہوجائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔[1]

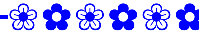
(6) اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک پرہیز گار باغوں اور چشموں میں ہیں اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات استغفار کرتے۔[2]

تہجد کے فضائل احادیث کی روشنی میں:

نمازِ تہجد کی فضیلت پر مشتمل چند اَحادیث درج ذیل ہیں۔

(1)...حضرت ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "رات میں قیام کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ



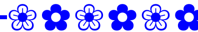
1...پ23، الزمر: 9

2...پ26، الذّٰریٰت: 15 تا 18

اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف قربت کا ذریعہ اور گناہوں کو مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا ہے۔(1)

(2)...حضرت اسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے، اس وقت منادی پکارے گا: کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہو گا۔(2)

(3)...حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے۔ حضرت ابو مالک اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی، یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ کس کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا: ''اُس کے لیے جو اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے



1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، 5/323الحدیث:3560۔

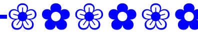
2...شعب الایمان، باب الحادی والعشرون من شعب الایمان۔۔۔ الخ، تحسین الصلاۃ والاکثار منہا لیلاً ونہاراً۔۔۔ الخ، 3/169، الحدیث:3244۔

اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔ (1)

(4)...حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہلِ خانہ کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (2)

(5)...حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مجھے کوئی ایسا کام ارشاد فرمایئے جسے میں اختیار کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ ارشاد فرمایا: ''سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو، رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (3)

(6)...حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ عزوجل کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز



1 ... مستدرک، من کتاب صلاۃ التطوّع، صلاۃ الحاجۃ، 1/631، الحدیث: 1240۔

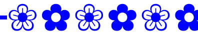
2 ... مستدرک، من کتاب صلاۃ التطوّع، تودیع المنزل برکعتین، 1/624، الحدیث: 1230۔

3 ... مستدرک، کتاب الاطعمۃ، فضیلۃ اطعام الطعام، 5/179، الحدیث: 7256۔

رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔ (1)

(7)... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوجاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگادیتا ہے، وہ ہر گرہ پر کہتا ہے کہ لمبی تان کے سوجا، ابھی تو بہت رات باقی ہے۔ جب وہ شخص بیدار ہو کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور وہ شخص تازہ دم ہو کر صبح کرتا ہے بصورت دیگر تھکا ماندہ سست ہو کر صبح کرتا ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، تو وہ تازہ دم ہو کر صبح کرتا ہے اور خیر کو پالیتا ہے بصورت دیگر تھکا ماندہ صبح کرتا ہے اور خیر کو نہیں پاتا۔ جبکہ ایک روایت میں ہے لہٰذا شیطان کی گانٹھوں کو کھول لیا کرو اگرچہ دو رکعتوں کے ذریعے ہی سے ہو۔ (2)

(8)... حضرتِ سیدنا عُقبَہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جو شخص

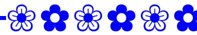


❶... صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، رقم 1163، ص 591

❷... صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب عقد الشیطان علی قافیۃ الراس الخ، رقم 1142، ج 1، ص 387

رات کو بیدار ہو کر اپنے نفس کو طہارت کی طرف مائل کرتا ہے حالانکہ اس پر شیطان گرہیں لگا چکا ہوتا ہے تو جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو چوتھی گرہ کھل جاتی ہے تو اللہ عزوجل حجاب کے پیچھے موجود فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کو مجھ سے سوال کرنے پر مائل کرتا ہے یہ بندہ مجھ سے جو کچھ مانگے گا وہ اسے عطا کر دیا جائے گا۔ (1)

(9)...حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔جب میں نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو غور سے دیکھا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں چھان بین کی تو جان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں اور پہلی بات جو میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے سنی وہ یہ تھی کہ اے لوگو! سلام کو عام کرو اور محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو اور صلۂ رحمی

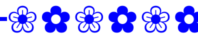


1...الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم 1149، ج2، ص194

اختیار کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھا کرو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (1)

(10)...حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: بے شک جنت میں کچھ ایسے محلات ہیں جن میں آرپار نظر آتا ہے، اللہ عزوجل نے وہ محلات ان لوگوں کیلئے تیار کئے ہیں جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھتے ہیں۔ (2)

(11)...امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کی شاخوں سے حلے یعنی کپڑوں کے نئے جوڑے نکلتے ہیں جبکہ اس کی جڑوں سے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں جو کہ زین پہنے ہوئے ہیں۔ ان کی لگامیں موتی اور یاقوت کی ہوتی ہیں اور وہ بول و براز نہیں کرتے ان کے پر ہوتے ہیں اور وہ حدِ نگاہ پر قدم رکھتے ہیں اہلِ جنت ان پر اُڑتے ہوئے سواری کریں گے اور ان سے ایک درجہ نیچے والے



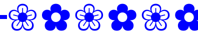
1 ... سنن ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب 42، رقم 2493، ج4، ص219

2 ... صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام واطعام الطعام، رقم 509، ج1، ص363

لوگ عرض کریں گے کہ اے اللہ عزوجل !ان لوگوں کو یہ درجہ کیسے ملا؟ تو ان سے کہا جائے گا: یہ رات کو نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ تم سو جایا کرتے تھے، یہ دن میں روزہ رکھا کرتے جبکہ تم کھایا کرتے تھے اور یہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرتے تھے جبکہ تم جہاد سے فرار اختیار کرتے تھے۔[1]

(12)... حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلمین، شَفِیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: رات کی نماز کی دن کی نماز پر فضیلت اسی طرح ہے جیسے پوشیدہ صدقے کی فضیلت اعلانیہ صدقے پر ہے۔[2]

(13)... حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزَنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے مرفوعاروایت کرتے ہیں کہ میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور میدان جہاد میں نماز پڑھنا بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے، اور ان سب سے زیادہ فضیلت والی نماز بندے کی وہ دو رکعتیں ہیں



1... الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم 8، ج1 ص 240

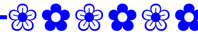
2... طبرانی کبیر، رقم 8998، ج9، ص 205

جنہیں وہ رات کے درمیانی حصے میں رضائے الٰہی کے لئے ادا کرتا ہے۔[1]

(14)... حضرتِ سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ حاملین قرآن اور رات کو جاگ کر اللہ عزوجل کی عبادت کرنے والے ہیں۔[2]

(15)... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ جبرائیل علیہ السلام، سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگارصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! جتنا چاہیں زندہ رہیں بالآخر موت آنی ہے، جو چاہیں عمل کریں بالآخر اس کی جزا ملنی ہے، جس سے چاہیں محبت کریں بالآخر اس سے جدا ہونا ہے، جان لیجئے کہ مؤمن کا کمال رات کو قیام کرنے میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔[3]

(16)... حضرتِ سیدنا اَبُو اُمامہ بَاہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ



1... الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم 22، ج1، ص 243

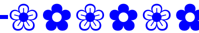
2... الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم 27، ج1، ص 243

3... طبرانی اوسط، رقم 4278، ج3، ص 187

اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: رات کے قیام کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور تمہارے رب عزوجل کی قربت کا ذریعہ ہے اور گناہوں کو مٹانے اور گناہوں سے بچانے کا سبب ہے۔(1)

(17)... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ عزوجل اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی زوجہ کو نماز کے لئے جگاتا ہے اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے، اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو نماز کے لئے جگاتی ہے اگر اس کا شوہر اٹھنے سے انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے۔(2)

(18)... حضرتِ سیدنا ابو مالک اَشْعَرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو شخص رات کو اٹھ کر اپنی زوجہ کو جگاتا ہے اگر اس کی زوجہ پر نیند غالب ہوتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے پھر وہ دونوں اٹھ کر اپنے گھر میں نماز پڑھتے ہیں اور ایک گھڑی اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں کی مغفرت



1 ... سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، رقم 3560، ج5، ص323

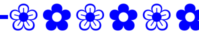
2 ... سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فیمن ایقظ اھلہ من اللیل، رقم 1336، ج2، ص128

کر دی جاتی ہے۔[1]

(19)... حضرتِ سیدنا عَمْرو بن عَبَسَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیِّدُ المبلغین، رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ عزوجل بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے اگر تم اس گھڑی میں اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکو، تو شامل ہو جاؤ۔[2]

(20)... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو شخص رات کو تھوڑا کھانا کھائے اور پانی کم پیئے اور نماز پڑھتے ہوئے رات گزارے تو صبح تک حورعین اس کے پہلو میں ہوتی ہیں۔[3]

(21)... حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ عزوجل



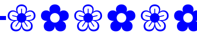
1 ... طبرانی کبیر، رقم 48، ج3، ص295

2 ... صحیح ابن خزیمہ، جماع ابواب صلوۃ التطوع باللیل، باب استحباب الدعاء فی نصف اللیل الخ، رقم 1147، ج2، ص182

3 ... طبرانی کبیر، رقم 11891، ج11، ص158

تین آدمیوں سے محبت فرماتاہے ، ان سے خوش ہوتاہے اور انہیں خوش خبری دیتاہے ،(۱) وہ شخص کہ جب کفار کا کوئی لشکر حملہ آورہو تووہ اللہ عزوجل کی رضا کیلئے اس سے اپنی جان کے ذریعے جہاد کرے پھر یا تو قتل ہوجائے یا اللہ عزوجل اس کی مدد کرے اور اسے کفایت کرے تواللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتاہے کہ میرے اس بندے کی طرف تودیکھو کہ میری رضاکیلئے اپنی جان پر کیسے صبر کرتاہے؟(۲)وہ شخص جس کی بیوی خوبصورت اور بستر عمدہ ونرم ہے اور وہ رات کو بیدار ہوکر نماز پڑھے تواللہ عزوجل فرماتا ہے کہ یہ اپنی خواہش کو چھوڑکر میرا ذکر کررہاہے اگر چاہتاتوسوجاتا۔(۳)وہ شخص جوسفر میں ہواور اس کے ساتھ ایک قافلہ بھی ہووہ رات دیرتک جاگتے رہیں پھر سوجائیں اوروہ شخص رات کے آخری حصے میں تنگ دستی اور خوش حالی دونوں حالتوں میں نماز پڑھے۔(1)

(22)...حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمِین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:ہمارارب عزوجل دوآدمیوں سے خوش ہوتاہے،(۱)جو شخص اپنے اور اپنی بیوی کے بستر کو چھوڑکر نماز ادا کرتاہے تواللہ عزوجل فرماتاہے:میرے



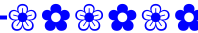
(1)...مجمع الزوائد،کتاب الصلوۃ،باب ثان فی صلوۃ اللیل،رقم،3536،ج2،ص525

اس بندے کو دیکھو جو اپنے اور اپنی بیوی کے بستر کو چھوڑ کر میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے نماز پڑھتا ہے۔ (۲) جو دشمن سے جہاد کرتا ہو پھر اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگ جائیں اور یہ شکست کے نقصان اور ثابت قدمی کے انعام کو یاد کرے اور پھر پلٹ کر مرتے دم تک لڑتا رہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو میرے انعامات کی امید اور میرے عذاب کے خوف سے لوٹ آیا اور ڈٹ کر لڑتا رہا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔[1]

تہجد کے متعلق بزرگوں کے فرامین:

تہجد گزاروں کے چہرے خوبصورت کیوں؟:

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے پوچھا گیا: تہجد گزار لوگوں کے چہرے دیگر لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کے لئے تنہائی اختیار کرتے ہیں تو اللہ عزوجل انہیں اپنے نور کا لباس پہنا دیتا ہے۔[2]



1 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود رقم، 3949، ج2، ص92

2 ... فیضان احیاء العلوم، ص120

اللہ پاک فرشتے بھیجتا ہے:

حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت سیِّدُنا عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جس نے سوتے وقت یہ دعا پڑھی: "اَللّٰھُمَّ اٰمِنَّا مِنْ مَّکْرِكَ وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَاتَكْشِفْ عَنَّاسِتْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ، اَللّٰھُمَّ ابْعَثْنَا فِيْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَيْكَ حَتّٰى نَذْكُرَكَ فَتَذْكُرُنَا وَنَسْأَلُكَ فَتُعْطِيَنَا وَنَدْعُوكَ فَتَسْتَجِيْبُ لَنَا وَنَسْتَغْفِرَكَ فَتَغْفِرُ لَنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنی خفیہ تدبیر سے محفوظ فرما، ہمیں اپنا ذکر نہ بھلا، ہمارے گناہوں کو چھپائے رکھ، ہمیں غافلوں میں سے نہ کر، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پسندیدہ لمحات میں بیدار فرما کہ ہم تیرا ذکر کریں تو تُو ہمارا چرچا کر، ہم تجھ سے سوال کریں تو تُو ہمیں عطا کر، ہم تجھ سے دعا کریں تو تُو ہماری دعا قبول کر، ہم تجھ سے مغفرت چاہیں تو تُو ہمیں بخش دے۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے پاس اپنی پسندیدہ ساعت میں (یعنی تہجد کے وقت) بیدار کرنے کے لئے ایک فرشتہ بھیجتا ہے اگر وہ بیدار ہو جائے تو فبہا (یعنی ٹھیک ہے)، ورنہ وہ فرشتہ آسمان پر چلا جاتا ہے اور دوسرا فرشتہ بھیجا جاتا ہے، وہ بیدار کرتا ہے اگر وہ اُٹھ کر نماز ادا کرلے تو فبہا، ورنہ وہ فرشتہ بھی اپنے رفیق کے ساتھ جا کر کھڑا

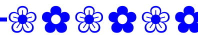
ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ شخص اُٹھ کر نمازِ تہجد پڑھے اور دُعا کرے تو اس کی دُعا قبول کر لی جاتی ہے اور اگر نماز نہ پڑھے تو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ان ملائکہ کا ثواب لکھ دیتا ہے۔[1]

تہجد گزاروں کے واقعات

(1)گھر والوں کو تہجد کیلئے جگاتے

حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا روایت کرتے ہیں کہ ان کے والدماجد حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کو اُٹھ کر نمازیں ادا فرماتے، اس کے بعد جب رات کا آخِری وَقت آجاتا تو اپنے گھر والوں کو بیدار کرکے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کرتے: وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَاؕ لَا نَسْــٴَـلُكَ رِزْقًاؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى(۱۳۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بَھلا پرہیز گاری کے لئے۔[2]



1 ...حکایتیں اور نصیحتیں صفحہ 348

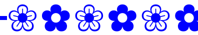
2 ...مؤطاامام مالک ج1 ص123 حدیث 265

(2)سال تک رات بھر نہیں سوئے

حضرت تمیم بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے نصرانی تھے پھر ۹ھ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بہت ہی عبادت گزار تھے۔ ایک ہی رکعت میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک ہی آیت کو رات بھر صبح تک نماز میں بار بار پڑھتے رہتے۔ حضرت محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک رات سوتے رہ گئے اور نماز تہجد کے لیے نہیں اٹھ سکے تو انہوں نے اپنی اس کوتاہی کا کفارہ اس طرح ادا کیا کہ مکمل ایک سال تک رات بھر نہیں سوئے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے پھر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ملک شام میں چلے گئے اور اخیر عمر تک ملک شام ہی میں رہے۔ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سب سے پہلے انہوں نے قندیل جلائی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دجال کے جساسہ کا واقعہ ان سے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سنایا۔ (1)

(3)حضرت سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کا تبرک

حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن یعقوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس ایک نیک بزرگ تشریف لائے جن کا نام ابو عبد اللہ



1 ...اکمال، ص588 واسد الغابہ، ج1، ص215) کرامات صحابہ۔ 208-209

تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں تہجد کے وقت مسجد الحرام میں گیا اور بیر زم زم کے قریب بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک بزرگ آئے انہوں نے اپنے چہرے پر رومال ڈالا ہوا تھا۔ وہ کنوئیں کے قریب آئے اور اس سے پانی نکال کر پینے لگے۔ جب وہ پی چکے تو تھوڑا سا پانی برتن میں بچ گیا۔ میں نے ان سے لے کر وہ پانی پیا تو وہ بہت عمدہ اور لذیذ تھا اور اس میں باداموں کا ستّو ملا ہوا تھا۔ میں نے ایسا خوش ذائقہ اور لذیذ پانی کبھی نہیں پیا تھا۔ جب میں نے اس بزرگ کی طرف دیکھا تو وہ وہاں موجود نہ تھے۔

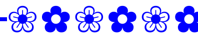
دوسری رات پھر تہجد کے وقت میں بیر زم زم کے پاس بیٹھ گیا۔ وہی بزرگ پھر کنوئیں کے پاس آئے پانی نکالا اور پینے لگے کچھ پانی بچ گیا۔ جب میں نے بزرگ کا بچا ہوا پانی پیا تو وہ سادہ پانی نہ تھا بلکہ اس میں خالص شہد ملا ہوا تھا اور ایسا لذیذ و عمدہ تھا جیسا میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں پیا تھا۔ پانی پینے کے بعد جب میں نے اس بزرگ کی طرف دیکھا تو وہ وہاں سے جا چکے تھے۔ میں بہت حیران ہوا کہ یہ عظیم الشان بزرگ کون ہیں؟ تیسری رات پھر میں تہجد کے وقت کنوئیں کے پاس بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ بزرگ بھی تشریف لے آئے، کنوئیں سے ڈول بھر کر پانی نکالا اور نوش فرمانے لگے۔ آج پھر کچھ پانی بچ گیا میں نے ان کا بچا ہوا پانی پیا۔ آج اس کا ذائقہ ایسا تھا جیسے اس میں خالص دودھ ملا دیا گیا ہو۔ ایسا عمدہ و لذیذ پانی میں نے کبھی نہ پیا تھا۔ پانی پینے کے فوراً

بعد میں نے اس بزرگ کا دامن تھام لیا اور عرض گزار ہوا: ”اے عظیم بزرگ! آپ کو اسی ذات کریم کا واسطہ جس نے آپ کو یہ کرامت عطا کی ہے، مجھے بتائیں کہ آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے؟“ تو وہ بزرگ فرمانے لگے: ”اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ جب تک میں اس دنیا میں زندہ ہوں تب تک میرے اس راز کو چھپائے رکھو گے اور لوگوں پر ظاہر نہ کرو گے تو میں تمہیں اپنا نام بتاتا ہوں، کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ وہ بزرگ فرمانے لگے: ”میں سفیان بن سعید ثوری ہوں۔“(1)

(4) جگمگاتا خیمہ

حضرت سیدنا مسمع بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بہت زیادہ عبادت کیا کرتیں۔ ساری ساری رات قیام فرماتیں، دن کو روزہ رکھتیں اور تلاوت قرآن پاک کیا کرتیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی عزوجل میں گزرتا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں بہت زیادہ بیمار ہوگئی جس کی وجہ سے میں تہجد کی دولت سے محروم رہی اور دن کو بھی اپنے پاک پروردگار عزوجل کی عبادت نہ کرسکی، بیماری کی وجہ سے بہت زیادہ کمزوری



1 ...عیون الحکایات (حصہ اول) 232

آ گئی، اسی طرح کئی دن گزر گئے مجھے اپنی عبادت چھوٹ جانے کا بہت افسوس ہوا لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! بیماری کی حالت میں بھی جتنا مجھ سے ہو سکتا میں عبادت کی کوشش کرتی، کبھی دن میں نوافل کی کثرت کرتی، کبھی رات کو نوافل پڑھتی۔ اسی طرح کئی دن گزر گئے۔

پھر اللہ عزوجل نے کرم فرمایا اور مجھے صحت عطا فرمائی میں نے دوبارہ نئے جذبے کے ساتھ عبادت شروع کر دی۔ سارا سارا دن عبادت الٰہی عزوجل میں گزر جاتا اور اسی طرح رات کو بھی عبادت کرتی۔

ایک رات مجھے نیند نے آلیا اور میں غافل ہو کر سو گئی۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں فضاؤں میں اُڑ رہی ہوں، پھر میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں پہنچ گئی۔ وہ باغ اتنا حسین تھا کہ میں نے کبھی ایسا باغ نہ دیکھا۔ اس باغ میں بہت خوبصورت محل تھے، ہر طرف بلند و بالا، سرسبز درخت تھے، جگہ جگہ پھولوں کی کیاریاں تھیں، درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے، میں اس باغ کے حسن و جمال کے نظاروں میں گم تھی کہ یکایک مجھے ایک سبز پرندہ نظر آیا، وہ پرندہ اتنا خوبصورت تھا کہ اس سے پہلے میں نے کبھی ایسا پرندہ نہ دیکھا تھا، ایک لڑکی اسے پکڑنے کے لئے بھاگ رہی تھی، میں اس خوبصورت لڑکی اور خوبصورت پرندے کو بغور دیکھنے لگی اتنی دیر میں وہ حسین و جمیل لڑکی میری طرف متوجہ ہوئی۔ میں نے اس سے کہا: "یہ پرندہ بہت خوبصورت ہے، تم

اسے آزادی کے ساتھ گھومنے دو اور اسے مت پکڑو۔"

میری بات سن کر اس لڑکی نے کہا: "کیا تمہیں اس سے بھی زیادہ خوبصورت چیز نہ دکھاؤں؟" میں نے کہا: "ضرور دکھاؤ۔" یہ سن کر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر مختلف باغات سے ہوتی ہوئی ایک عظیم الشان محل کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی۔ دروازہ فوراً کھول دیا گیا، اندر کا منظر بہت سہانا تھا، دروازہ کھلتے ہی ایک خوبصورت باغ نظر آیا، وہ لڑکی مجھے لے کر باغ میں آئی اور پھر ایک خیمے کی جانب چل دی۔ میں بھی ساتھ ساتھ تھی۔ اس نے حکم دیا کہ خیمے کے پردے ہٹا دیئے جائیں۔ جیسے ہی خادموں نے پردے ہٹائے تو اندر ایسی نورانی کرنیں تھیں جنہوں نے آس پاس کی تمام چیزوں کو منور کر رکھا تھا۔ پورا خیمہ نور سے جگمگا رہا تھا۔ وہ لڑکی اس خیمے میں داخل ہوئی اور پھر مجھے بھی اندر بلا لیا وہاں بہت ساری نوجوان کنیزیں موجود تھیں جن کے ہاتھوں میں عود (یعنی خوشبو) سے بھرے ہوئے برتن تھے اور وہ کنیزیں عود کی دھونی دے رہی تھیں۔"

یہ دیکھ کر اس لڑکی نے کہا: "تم سب یہاں کیوں جمع ہو؟ یہ اتنا اِہتمام کیوں کیا جارہا ہے؟ اور تم کس لئے خوشبو کی دھونی دے رہی ہو؟" تو ان کنیزوں نے جواب دیا: "آج ایک مجاہد راہِ خدا عزوجل میں شہید ہو گیا ہے، ہم اس کے اِستقبال کے لئے یہاں جمع ہیں اور یہ سارا اِہتمام اسی مردِ مجاہد کی خاطر

کیا جارہا ہے۔"

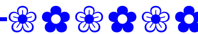
اس لڑکی نے میری جانب اشارہ کیا اور پوچھا: "کیا ان کے لئے بھی کوئی اہتمام کیا گیا ہے؟" تو ان کنیزوں نے کہا: ہاں، اس کے لئے بھی اس طرح کی نعمتوں میں حصہ ہے۔" پھر اس لڑکی نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور کہا:

اے رابعہ عدویہ! جب لوگ نیند کے مزے لے رہے ہوں اس وقت تیرا نماز کے لئے کھڑا ہونا تیرے لئے نور ہے اور نماز سے غافل کر دینے والی نیند سر اسر غفلت اور نقصان کا باعث ہے، تیری زندگی کے لمحات تیرے لئے سواری کی مانند ہیں اور جو شخص دنیاوی زندگی میں مگن رہے اور اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو فضول کاموں میں گزار دے تو وہ بہت بڑے خسارے میں ہے۔

یہ نصیحت آموز کلمات کہنے کے بعد وہ لڑکی میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئی اور میری آنکھ کھل گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا فرماتی ہیں: "جب بھی مجھے یہ خواب یاد آتا ہے تو میں بہت زیادہ حیران ہوتی ہوں۔"[1]

(5) سونے کا محل

حافظ مُطَهَّر سَعْدِی رحمۃ اللہ علیہ بہت متقی و پرہیز گار شخص تھے۔ مسلسل ساٹھ (60) سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہاتے



1 ... عیون الحکایا (حصہ اول) 274-275

رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ایسی نہر کے کنارے پایا جس میں عمدہ مشک بہہ رہا تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر انتہائی قیمتی موتی بکھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سونے کی اینٹوں سے بنا ہوا محل دیکھا۔ جس میں خوبصورت لڑکیاں بہترین لباس وزیورات سے آراستہ بلند آواز میں اس طرح اللہ ربُّ العزَّت کی پاکی بیان کررہی تھیں: "پاک ہے وہ پروردگار جس کی ہر زبان میں پاکی بیان کی جاتی ہے، وہ پاک ہے۔ پاکی ہے اس کے لئے جس کے جلوے ہر جگہ ہیں، وہ پاک ہے، اس کے لئے پاکی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ پاک ہے وہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ۔"

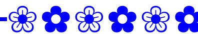
میں نے جب ان کی تسبیح سنی تو پوچھا: "تم کون ہو؟" انہوں نے اپنی دِلرُبا مسحور کُن آواز میں کہا: "ہم رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔" میں نے کہا: "تم یہاں کیا کرتی ہو؟" انہوں نے بیک زبان کہا: "حضرت سیِّدُنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رب، لوگوں کے معبود، خدا عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ان لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے مناجات کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔" میں نے کہا: "آفرین ہے ان لوگوں پر! وہ خوش نصیب لوگ کون ہیں؟ جن کی آنکھیں اللہ تبارك وتعالیٰ تم سے ٹھنڈی کرے گا۔" انہوں نے

کہا: "کیا تم ان لوگوں کو نہیں جانتے؟" میں نے کہا: "نہیں، میں انہیں نہیں جانتا۔" کہا: کیوں نہیں! بے شک یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے، تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب عبادت گزاروں کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔"

جب حافظ مُطَهَّر سَعْدِی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا یہ خواب لوگوں کو سنایا تو کسی کہنے والے نے کہا: "تعجب ہے ان لوگوں پر جن کی آنکھیں اس مختصر نیند کے جھونکے سے لذت پاتی ہیں کہ جس کے بعد موت تیار کھڑی ہے۔ بے شک رات کو طویل قیام پر صبر کرنا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جانے سے بدرجہا بہتر و آسان ہے۔ [1]

(6) مرحوم والدین پر اولاد کے اعمال کی پیشی

حضرتِ سیِّدُنا صَدَقَہ بن سُلَیْمان جَعْفَرِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا عنفوانِ شباب تھا اور میں بُری عادتوں اور دنیا کی رنگینیوں میں مگن تھا۔ مگر جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو میرا دل چوٹ کھا گیا۔ میں نے اپنی سابقہ خطاؤں پر شرمندہ ہوتے ہوئے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کرلی اور اعمالِ صالحہ کی طرف راغب ہو گیا۔ پھر بدقسمتی سے ایک دن میں کسی



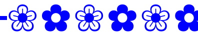
1 ... عیون الحکایات (حصہ دوم) 252

برے کام کا مرتکب ہوا تو اسی رات والدِ محترم خواب میں آئے اور فرمایا: اے میرے بیٹے! تیرے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو مجھے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ نیک لوگوں کے اعمال جیسے ہوتے ہیں۔ لیکن اس مرتبہ جب تیرے اعمال پیش کئے گئے تو مجھے بہت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ خدارا! مجھے میرے فوت شدہ دوستوں کے سامنے رسوانہ کیا کرو۔بس اس خواب کے بعد میری زندگی میں انقلاب آگیا۔میں ڈر گیا اور توبہ پر استقامت اختیار کرلی۔

راوی کہتے ہیں: تہجد کی نماز میں ہم آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس طرح التجائیں کرتے ہوئے سنتے تھے: اے صالحین کی اصلاح کرنے والے! اے بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ چلانے والے! اے گناہگاروں پر رحم فرمانے والے! میں تجھ سے ایسی توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد کبھی گناہ کی طرف نہ جاؤں۔ کبھی برائی و ظلم کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھوں۔اے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ! مجھے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما۔(1)

(7) امام جلال الدین سیوطی

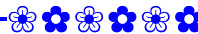
امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ صرف نامور مصنف، بلند پایہ



1 ... عیون الحکایات (حصہ دوم) 343

مفسر ، محدث، فَقیہ، ادیب، شاعر، مؤرّخ اورماہر لغت ہی نہ تھے بلکہ اپنے زمانے کے مجدِّد بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حافظہ نہایت قوی تھا، آٹھ برس کی عمرمیں قرآن مجید حفظ کر لیاپھر دیگر علوم وفنون کے حصول میں مصروف ہوگئے، علمِ حدیث میں بدرالمحدثین علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر جلیل القدر محدثین رحمھم اللہ تعالیٰ سے استفادہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصوف اور سلوک کی منازل مشہور صوفی بزرگ شیخ کمال الدین محمد بن محمد مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ طے کیں اورانہی کے دستِ مبارک سے خرقہ تصوف پہنا اور خَلقِ خدا کو فیضیاب کیا۔ آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کو ۸۷۱ھ میں جامعہ شیخونیہ میں شیخ الحدیث کا منصب ملا، اسی جامعہ میں درس وتدریس کے دوران قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ درس میں مکمل ختم ہوئی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقویٰ وتزکیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، اکثر اوقات یادِ الٰہی عزوجل میں مستغرق رہتے، نمازِ تہجد باقاعدگی سے ادا فرمایا کرتے تھے، اگر کبھی رہ جاتی تو اتنے پریشان ہوتے کہ بیمار پڑ جاتے۔ (1)



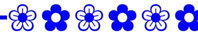
(1) ...مدنی آقا کے روشن فیصلے صفحہ 14،13

(8)حضرت عامر بن عبد القیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بہت ہی مشہور عابد و زاہد بلکہ صاحبِ کرامت بلند مرتبہ اولیاء میں سے ہیں۔ یہ اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر زارزار رونے لگے۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں موت کے ڈر یا دنیا کی محبت میں نہیں رورہاہوں، بلکہ میں اس خیال سے رورہاہوں کہ میں اب مر رہاہوں تو اب گرمیوں کے روزوں میں دوپہر کی پیاس اور جاڑوں کی لمبی راتوں میں قیام اللیل (نوافل تہجد) کی لذت مجھے کہاں اور کیسے نصیب ہوا کرے گی؟ ہائے رے، یہ روح پرور اور جاں بخش لذتیں! یہی کہتے کہتے ان کی روح پرواز کر گئی۔ (1)

(9)حضرت طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت ہی نامور شیخ الحدیث تھے، اور بادشاہ اور گورنروں کو نصیحت کرنے میں مطلق خوف نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کے روبرو کلمہ حق علی الاعلان کہہ دیا کرتے تھے اور اس قدر بارعب تھے کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جواب دینے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا مگر خوفِ خداوندی کا یہ عالم تھا کہ بستر پر لیٹتے تو سانپ کی طرح کروٹ بدلتے رہتے پھر بستر لپیٹ کر



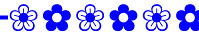
(1)...احیاء العلوم ج4 ص409، آئینہ عبرت، 52،53

رکھ دیتے اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خدا عزوجل سے ڈرنے والوں کی نیندیں اڑادی ہیں پھر تہجد پڑھ کر مسجد میں چلے جاتے اور نمازِ فجر ادا کر کے اپنے مصلی پر قبلہ رو بیٹھے رہا کرتے تھے۔(1)

(10) بے ہوش ہونے والے شرابی کی توبہ

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شرابی کو دیکھا جو مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اپنے شراب آلودہ منہ سے "اللہ اللہ" کہہ رہا تھا۔ آپ نے وہیں بیٹھ کر اس کا منہ پانی سے دھویا اور فرمایا: "اس بے خبر کو کیا خبر؟ کہ ناپاک منہ سے کس پاک ذات کا نام لے رہا ہے۔" منہ دھو کر آپ چلے گئے۔ جب شرابی کو ہوش آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ تمہاری بے ہوشی کے عالم میں حضرت سری علیہ الرحمہ یہاں آئے تھے اور تمہارا منہ دھو کر گئے ہیں۔ شرابی یہ سن کر بڑا پشیمان و نادم ہوا اور رونے لگا اور نفس کو مخاطب کر کے بولا: "بے شرم! اب تو سری علیہ الرحمہ بھی تجھے اس حال میں دیکھ گئے ہیں، خدا عزوجل سے ڈر اور آئندہ کے لیے توبہ کر۔"

رات کو حضرت سری علیہ الرحمہ نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: "اے سری! تم نے شرابی کا ہماری خاطر منہ دھویا، ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا۔" حضرت سری علیہ الرحمہ تہجد کے وقت مسجد میں گئے تو



1 ...احیاء العلوم ج4 ص163، آئینہ عبرت 104

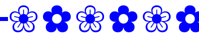
اسی شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تم میں یہ انقلاب کیسے آگیا؟ تو وہ بولا: آپ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کو بتادیا ہے۔(1)

(11) امام شافعی کا معمول

حضرت حسین بن علی کرابیسی رَحْمَةُاللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے کئی بار حضرت امام شافعی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے ساتھ رات گزاری اور میں نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ ایک تہائی رات تک نماز پڑھتے اور پچاس آیات سے زیادہ تلاوت نہ کرتے، اگر کبھی زیادہ پڑھتے تو بھی 100 آیات تک پہنچتے۔ جب کسی آیتِ رحمت کی تلاوت کرتے تو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اپنے لئے اور تمام مومنین کے لئے رحمت ملنے کی دعا کرتے اور جب آیتِ عذاب پڑھتے تو اس سے پناہ طلب کرتے اور اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نجات کی دعا کرتے۔(2)

(12) سجدے میں سر رکھ کر روتے

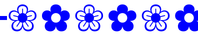
حضرت فاطمہ بنت عبد الملک رَحْمَةُاللهِ تَعَالٰی عَلَيْهَا فرماتی ہیں: ”ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے زیادہ نماز پڑھتا اور



1 ... فیضان سنت بحوالہ روض الفائق، ص 317

2 ... تاریخ بغداد، من اسمہ محمد واسم ابیہ ادریس، محمد بن ادریس بن العباس ابو عبد اللہ الشافعی، 2/61

روزے رکھتا ہو لیکن میں نے لوگوں میں کوئی ایسا شخص کبھی نہیں دیکھا جو حضرت عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے زیادہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (رات کے وقت) جب گھر تشریف لاتے تو سجدے میں سر رکھ کر روتے اور دعا کرتے رہتے یہاں تک کہ نیند آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں پر غالب آجاتی اور رات میں پھر جب بیدار ہوتے تو اسی طرح کرتے۔[1]



1 ...حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، 5/294، رقم:7174

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1. 63 حکایات و واقعات 2. تہجد گزاروں کے واقعات
3. 205 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4. تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5. تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6. آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7. لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں

عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1. حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی 111 نصیحتیں
2. حضرت سیدنا حاتم اصم کے 40 واقعات
3. کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات
4. عدمِ سایہ پہ عمدہ دلائل 5. توسل پہ عمدہ دلائل
6. توثیقِ آئمہ اربعہ 7. شانِ ولی 8. عاشقانِ رسول کی قبریں
9. امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت
10. درودِ پاک کے فضائل و برکات
11. حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت
12. جوانی میں عبادت کے فضائل

/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786
+923169168614 /IAMKAMRANMADANI